Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ ۴ امان ۱۳۵۵ ہش ۴ مارچ ۱۹۷۶ء | نمبر ۵۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بدظنی انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے

یہ ایمان کو بہت جلد اسی طرح جلا دیتی ہے جیسا کہ آتشِ سوزاں خس و خاشاک کو

"بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بُری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مُردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق، رحم، رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فردِ معطل اور شئے بے کار بنا دیتی ہے۔ الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ماموروں سے بدظنی کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے فضل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹۵، صفحہ ۹۶)

"بدظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتشِ سوزاں خس و خاشاک کو۔ اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے خدا اس کا خود دشمن ہو جاتا ہے اور اس کی جنگ کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور وہ اپنے برگزیدوں کے لئے اِس قدر غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ میرے پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت میرے لئے برافروختہ ہوئی۔" (الوصیت صفحہ ۲۶ حاشیہ)

"مَیں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بُری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دُور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے۔ اور اگر کسی کی نسبت کوئی سُوءِ ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تا کہ اس معصیت اور اس کے بُرے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اُن سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۶)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ ٹانگ میں درد اور دیگر عوارض کی وجہ سے طبیعت تاحال ناساز ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

جماعتِ احمدیہ کی ۵۷ ویں مجلسِ مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی ۵۷ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ مارچ ۱۹۷۶ء (مطابق ۲۶، ۲۷، ۲۸ امان ۱۳۵۵ ہش) بروز جمعہ ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود میں منعقد ہو گی۔

نمائندگان کے اسماء گرامی ۱۰ مارچ/امان تک پہنچ جانے چاہئیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں حصہ لینے کی تحریک فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"ہم اِس پختہ یقین پر قائم ہیں کہ غلبۂ اسلام کے متعلق خدا تعالیٰ کے وعدے بہر حال پورے ہوں گے۔"

نیز فرمایا:-

"صبر و استقلال کے ساتھ قربانیاں دیتے چلے جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں میں لگے رہو۔"

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ضروری گذارش

مخلصینِ جماعت سے گذارش ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد؛ پرنٹر: سید عبدالحی؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴؍امان ۱۳۵۵ھش
۴؍مارچ ۱۹۷۶ء

مالی جہاد کے متعلق دو بنیادی حقائق

جہاں تک مالی جہاد کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اسے مسلمانوں پر اسی طرح فرض قرار دیا ہے جس طرح نفس کا جہاد ان پر فرض کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مومنوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے :-

جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ (التوبہ آیت ۴۱)

یعنی اے مومنو! اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کے راستہ میں جہاد کرو۔ اگر تم سوچو سمجھو اور جانو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہوگا۔

نفس کے جہاد کی طرح بعض کمزور اور ناپختہ کار مومنوں کے لئے مالی جہاد میں خدائی منشاء کے مطابق بڑھ چڑھ کر حصہ لینا دوبھر ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو جان کی طرح مال بھی بہت عزیز ہوتا ہے۔ مال کو مال کہتے ہی اس لئے ہیں کہ انسان کی طبیعت میں اس کی طرف خاص میلان پایا جاتا ہے۔ وہ اس کی طرف بُری طرح مائل ہوتا ہے اور اسے اپنے سے جُدا کرنا نہیں چاہتا۔ حالانکہ یہ اس کی نادانی ہوتی ہے کیونکہ وہ جس مال کو اپنا سمجھ رہا ہوتا ہے وہ اس کا اپنا حاصل کردہ مال نہیں ہوتا بلکہ سرتاسر خدا تعالیٰ کا عطیہ ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ جب مومنوں سے اپنی راہ میں مال خرچ کرنے کے لئے کہتا ہے تو وہ اُن سے اپنا ہی عطا کردہ مال واپس مانگتا ہے اور اگر کوئی مسلمان خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے ہچکچاتا ہے اور اسے خرچ نہیں کرتا تو وہ خدا کے مال کو اپنا مال سمجھ کر اور اُسے واپس نہ کر کے امانت میں خیانت کا مرتکب ہوتا ہے۔ سو سب سے پہلی اور سب سے مقدم بنیادی بات جو خدا تعالیٰ نے مالی جہاد کے سلسلہ میں ذہن نشین کرائی ہے یہ ہے کہ جس مال کا تم سے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے وہ تمہارا نہیں بلکہ واپس مانگنے والے خدا کا ہے۔ اسی لئے اُس نے بار بار قرآن مجید میں فرمایا ہے رزق ہم دیتے ہیں کوئی از خود رزق حاصل نہیں کر سکتا۔ چنانچہ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ اور نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ کی آیات اس پر شاہد ناطق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی یہ غلط فہمی دُور کرانے کے لئے کہ وہ اپنی محنت سے آپ رزق حاصل کرتے اور دولت کماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خاص اعلان کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے اس حکم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ (سبا آیت ۲۵)

یعنی اے رسول! اِن لوگوں سے پوچھو کہ تمہیں آسمانوں میں سے اور زمین میں سے رزق کون دیتا ہے۔ یہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ رزق وہ اپنی محنت اور تدبیر سے حاصل کرتے ہیں۔ اے رسول! تو خود ہی اپنے اس سوال کا جواب دے اور ان پر واضح کر دے کہ صرف اور صرف اللہ ہی تم کو آسمانوں اور زمین سے رزق دیتا ہے۔

الغرض خدا تعالیٰ نے اِس بنیادی حقیقت کو کہ مال خدا کے ادا دے اور اُس کے حکم سے ملتا ہے قرآن مجید میں اس کثرت سے بیان فرمایا ہے کہ ان سب آیات کو یہاں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ اگر انسان اِس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لے کہ اس کے قبضہ و تصرف میں جو مال ہے وہ اس کا اپنا نہیں ہے بلکہ سراسر خدا کا عطیہ ہونے کی وجہ سے خدا ہی اِس کا اصل مالک ہے تو پھر خدا کے مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں کوئی دشواری یا قباحت پیش آ ہی نہیں سکتی۔ اِس بنیادی حقیقت کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اچھی طرح سمجھے ہوئے تھے اسی لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک دفعہ مالی تحریک ہونے پر کُل اثاث البیت یعنی گھر کا سارا سامان حضورؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضورؐ نے پوچھا ابوبکر! گھر میں کیا چھوڑ آئے ہو؟ آپ نے عرض کیا خدا اور خدا کے رسولؐ کا نام چھوڑ آیا ہوں۔ گھر میں جو کچھ تھا وہ خدا ہی کا تھا اس لئے بلا تامل خدا کی راہ میں اسے پیش کر دکھایا۔

مالی جہاد کے سلسلہ میں دوسری بنیادی حقیقت خدا تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے انسان کے مال میں کمی نہیں آتی بلکہ مال بڑھتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ (البقرہ آیت ۲۴۶)

یعنی کیا کوئی ہے جو اللہ کے عطا کئے ہوئے مال کا ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر اللہ کو واپس لوٹائے تا کہ اللہ اس کے لئے اُس مال کو بہت بہت بڑھائے۔ اور اللہ کی یہ بھی سنّت ہے کہ وہ بندہ سے مال لیتا ہے اور پھر اسے بڑھاتا ہے۔ اور پھر یہ بھی یاد رکھو کہ تمہیں اسی کی طرف واپس لوٹ کر جانا ہے۔ اِس دنیا میں وہ تمہارے مال کو بڑھائے گا اور جب تم اُس کی طرف واپس لوٹائے جاؤ گے تو وہاں کا اجر و ثواب اس کے علاوہ ہوگا۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے اِس امر کی بھی وضاحت کی ہے کہ جو شخص اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے اُسے وہ کتنا بڑھاتا ہے۔ اُس نے بتایا ہے کہ وہ ایسے شخص کے مال میں دوگنا یا دس بیس گنا نہیں بلکہ سات سَو گنا سے بھی زیادہ اضافہ کر دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے :-

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ (البقرہ آیت ۲۶۳)

یعنی جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن کے اس فعل کی حالت اُس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اگائے اور ہر بالی میں سَو دانے ہوں یعنی ایک دانہ کے عوض سات سَو دانے پیدا ہوں۔ لیکن اسی پر بس نہیں اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اسے سات سَو گنا سے بھی بڑھ کر دیتا ہے۔ کیوں نہ ہو جبکہ اللہ بہت وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

اگر انفاق فی سبیل اللہ کے ضمن میں یہ دو بنیادی حقیقتیں اچھی طرح ذہن نشین ہو جائیں کہ جسے ہم اپنا مال سمجھتے ہیں ہمارا نہیں بلکہ اللہ کا ہے اور وہی اِس کا اصل مالک ہے اور یہ کہ جو شخص اللہ کے راستہ میں اپنا مال خرچ کرتا ہے اللہ اس کے خرچ کئے ہوئے مال کو بڑھاتا ہے اور اگر چاہے تو سات سَو گنا سے بھی زیادہ اضافہ کر دیتا ہے تو خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں کبھی انقباض پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ جو بھی اِن دو حقیقتوں کو اچھی طرح سمجھ لیتا ہے وہ دلی بشاشت کے ساتھ مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا چلا جاتا ہے، اس کا قدم آگے ہی بڑھتا ہے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔

وقفِ جدید کا نیا سال شروع ہو چکا ہے

وقفِ جدید کا نیا سال یکم صلح/جنوری سے شروع ہو چکا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے وعدہ جات بالغان و اطفال نمایاں اضافہ کے ساتھ بھجوائیں۔ صاحبِ ثروت احباب معاونین خصوصی میں شمولیت فرمائیں۔ نیز جن دوستوں کو توفیق ملے وہ نقد ادائیگی فرما کر سابقون الاوّلون میں شامل ہوں۔

سیکرٹریان مال سے گزارش ہے کہ وقف جدید کے سال گزشتہ کی جمع شدہ رقوم بھی جلد بھجوا دیں اور رقم بھجواتے وقت نئے سال ۱۹۷۶ء اور سال ۱۹۷۵ء کی رقم کی الگ الگ تفصیل کے علاوہ "دفتر اطفال" اور "بالغان" کی بھی تخصیص فرمائیں۔

ناظم مال وقف جدید
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسنِ اخلاق ۔ ادب اور احترام

(مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان ۔ بلاکسوی (ربا) ڈیرہ غازیخان)

دینِ اسلام انسان کو حُسنِ اخلاق سکھاتا ہے اور حُسنِ اخلاق کا نچوڑ تو ادب اور تواضع ہے "الطَّرِیْقُ کُلُّھَا اَدَبٌ" جو شخص ان خوبیوں سے عاری ہے وہ کوئی بھلائی حاصل نہیں کر سکتا۔ نہ دُنیا میں اسے عزت ملے گی اور نہ آخرت میں خدا کی مغفرت سے حصہ لے گا۔ حدیث شریف میں آیا ہے برائی کی جڑ تکبر اور نیکی کی جڑ ادب اور تواضع ہے۔ اور یہ بالکل سچ ہے کہ بے ادبی اور گستاخی تمام اعمال کو ضائع کر دیتی ہے۔ بے ادب بے نصیب باادب بانصیب . . . . . . ابتداء میں صحابہ کبارؓ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بے محابہ اور زور زور سے باتیں کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے ناپسند فرمایا اور حکم دیا کہ لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ کہ اے مسلمانو اللہ اور اس کے رسول کے سامنے بڑھ بڑھ کر باتیں نہ کیا کرو۔ ادب کو ملحوظ رکھو۔ ورنہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ ایک اور مقام پر فرمایا "لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ" کہ اپنی آواز کو نبی کی آواز سے اونچا نہ کیا کرو۔ ورنہ گستاخی کے مرتکب ہو جاؤ گے اور تمہارے اعمال سلب ہو جائیں گے۔ جب یہ آیت اُتری۔ تو حضرت عمرؓ نے جو گرج کر بولنے والے تھے۔ اپنی آواز کو اتنا دھیما کر دیا کہ ان کی بات مجلس میں ساتھ والا بھی نہ سن سکتا تھا۔ ایک اور صحابی حضرت ثابتؓ بن قیس نے جو جہیر الصوت تھے مسجد میں آنا چھوڑ دیا کہ شاید میں معصیت کا مرتکب نہ ہو جاؤں۔ حضورؐ نے ایک دن دریافت فرمایا کہ ثابت کو کیا ہوا۔ کیا بیمار ہے عرض کیا گیا۔ نہیں حضورؐ۔ اصل بات یہ ہے کہ ان کی آواز میں کرختگی ہے اور جب سے یہ آیت اتری ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ اگر میری آواز زیادہ بلند ہوئی۔ تو میں گناہ کا مرتکب ہو جاؤں گا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ نہیں نہیں۔ وہ تو جنتی ہیں۔ دیکھو کہ صحابہؓ ادب کا کتنا خیال رکھتے تھے بعض کم عقل لوگ حضور کو مکان کے پیچھے سے آوازیں دیا کرتے تھے اور زور زور سے آواز دیکر بلاتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے ان تمام حرکات سے روک دیا۔ اور فرمایا مومنو تم نبی کو تنگ نہ کیا کرو۔ جب تک کہ وہ خود باہر نہ آوے۔ اُس وقت تک انتظار میں بیٹھے رہا کرو۔ اور اس قسم کی گستاخیاں چھوڑ دو تو حقیقت یہی ہے کہ اسلام میں سب سے پہلا ذریعہ فیض حاصل کرنے کا ادب اور احترام ہے۔

اللہ تعالےٰ نے ماں۔ باپ سے بھی ادب اور احترام کا حکم دیا۔ فرمایا اُن سے حسن سلوک کرو۔ اُن کے سامنے اُف تک نہ کرو۔ اُن سے گستاخی سے پیش نہ آؤ۔ ہاں اگر ادب نہ کروگے تو تم ان کی دعاؤں سے محروم ہو جاؤ گے۔ اور اللہ تعالےٰ بھی تم سے ناراض ہو جائے گا

غرض ادب اور تواضع ایسی صفات ہیں جو انسان کو کامیاب بناتی ہیں۔ جو ان سے خالی ہے وہ بھلائی سے خالی ہے لکھا ہے کہ بغداد میں دو طالب علم تھے۔ ایک بزرگ کی آمد سنکر دونوں ان کے ہاں حاضر ہوئے۔ ایک تو اس خیال سے گیا کہ اس شخص کی قابلیت معلوم کروں اور بحث و مباحثہ کروں۔ دوسرا اس غرض سے گیا کہ یہ بزرگ میرے حق میں دعا کریں کہ میں علم حاصل کروں۔ ایک ادب کے لحاظ سے گیا۔ اور دوسرا عجب اور پندار میں مبتلا ہو کر گیا۔ جاتے ہی مناظرہ شروع کر دیا۔ سوالوں کی بوچھاڑ شروع کر دی اور خاموش کرنے کی کوشش میں تھا دوسرا ادب سے خاموش بیٹھا رہا بزرگ نے کہا کہ تم کیسے آئے کہا کہ حضرت میں تو صرف دعا کے لیے آیا ہوں۔ میرے حق میں دعا فرمائیے کہ مجھے کامیاب زندگی ملے۔ اور علم سے فائدہ اٹھاؤں۔ بزرگ نے آثار سے معلوم کر لیا کہ اس شخص کا تمام ادب بار آور ہوگا اور اس سے ایک عالم فیض پائے گا۔ بعد یہ صحیح ہے کہ یہ طالب علم آگے چل کر شیخ عبد القادر جیلانیؒ بن گیا۔ دوسرا حکومت کی طرف سے سفیر مقرر ہوا اور غیر ممالک کو چلا گیا۔ اس کے نفس کا غرور بڑھتا ہی گیا! چند یوم کے بعد ایک عیسائی عورت پر عاشق ہو گیا اور اس کے لئے اسلام کو چھوڑ دیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ اس کے خنزیروں کے ریوڑ چرانے لگا۔ غرض عشق نے ہر طرح ذلیل و رسوا کر دیا اور سینہ سے علم اور قرآن کو بھی نکلوا دیا۔ تو یہ ہے اس گستاخی کی سزا جو دنیا میں اُسے ملی۔ آخرت کی سزا تو اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے کہ اُس کے لیے کیا ہو گی۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ

بے ادب محروم ماند از فضل رب

. . . پس علم و فضیلت اور عزت حاصل کرنے کی کنجی تو ادب اور تواضع ہے جس کے پاس یہ نہیں وہ ہدایت سے بے نصیب ہے جنگِ مقدس کے دن تھے۔ یعنی مباحثہ مابین عبد اللہ آتھم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ تین چار دن گذر چکے تھے۔ کہ حضور ایک دن اگلے روز مباحثہ کی تیاری میں مصروف تھے احباب بھی تھے۔ ایک انگریزی وضع قطع کا آدمی آیا۔ سوٹ بوٹ نکٹائی لگی ہوئی تھی۔ کہا کہ میں حضرت صاحب سے ملنا چاہتا ہوں۔ عیسائی ہوں اور کپورتھلہ کا رہنے والا ہوں۔ اجازت ملنے پر اندر گیا۔ جب باہر آیا تو رقت طاری تھی۔ دوستوں نے پوچھا تو بتایا کہ میں مسلمان گھر کا تھا۔ شرابی کبابی ہو گیا کاروبار کے سلسلہ میں ولایت چلا گیا وہاں عیسائی ہو گیا۔ خوب داد عیش دی۔ یہاں آ کر جنگِ مقدس کے مباحثہ کو سنتا رہا۔ خیال تھا کہ مناظر ایک اعلیٰ سج دھج کا آدمی ہو گا۔ جب اندر گیا تو دیکھا کہ صرف ایک بوریا تھا جس پر صرف ان کا گھٹنا تھا۔ اللہ اللہ یہ نظارہ دیکھ کر حیرت میں گم ہو گیا کہ اتنا بڑا آدمی اور پرائیویٹ زندگی میں اس قدر سادگی۔ اور پھر یہ استغراق میرے پاؤں تو شل ہو گئے آہستہ آہستہ آگے بڑھا۔ دوسری شکست یہ ہوئی کہ جب حضور نے مجھے دیکھا تو جھٹ اپنا صافہ اتار کر بچھا دیا اور فرمایا کہ اس پر بیٹھ جائیں۔

گویم مشکل وگر نہ گویم مشکل

عرقِ انفعال سے ڈوب گیا۔ کہا کہ گنہگار ہوں فرمایا کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالےٰ غفور ہے میں شراب پیتا ہوں اور دوسرے بُرے کام بھی کرتا ہوں۔ فرمایا۔ اللہ تعالےٰ غفور رحیم ہے میں عیسائی ہوں فرمایا اللہ تعالےٰ رحم کرنے والا ہے۔ ادب سے بیٹھ گیا۔ دوسری بات نہ کر سکا۔ چہرے کو دیکھتا رہا۔ حضور نے خود مخاطب ہو کر آنے کی غرض دریافت کی۔ صرف اتنا کہہ سکا کہ حضور کوئی نصیحت فرمائیں میں عیسائیت کو چھوڑ کر مسلمان ہوتا ہوں حضور نے سن کر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اور نصیحت فرمائی کہ نماز باقاعدگی سے پڑھا کرو۔ یہی کہہ کر باہر آ کر چلا ہوں۔ دس منٹ پہلے عیسائی تھا۔ اور اب مسلمان . . . . پس غور کریں کہ انکار۔ اور ادب نے کیونکر اس کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ ہدایت کا تیر نشانہ پر لگا اور نگاہ نے کام کر دیا۔

؎ خرد کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں
ترا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں

انسان کو اللہ تعالےٰ نے مکرم بنایا ہے لہذا ہر شخص کو ایک دوسرے کی عزت اور احترام کا خیال رکھنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ساری عمر کسی چھوٹے سے چھوٹے آدمی کو بھی تو اور تم سے نہیں بلایا۔ ہمیشہ آپ کے لقب سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ پس جو شخص اپنے لیے عزت کا خواہاں ہو۔ لیکن دوسرے کی عزت کا خیال نہ رکھے وہ ذلیل انسان ہے۔ کبھی عزت نہیں پا سکتا۔ پس بڑا وہی ہے جو اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے۔ حضور کا فرمانا بالکل صحیح ہے کہ

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

پس جس شخص نے اپنے مقام کو دیکھنا ہو وہ دوسروں کے آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھ سکتا ہے اسے اپنی تصویر صحیح رنگ میں نظر آجائیگی یعنی اسکی پیٹھ پیچھے لوگ جو اسے سمجھتے ہیں وہی اسکی اصل تصویر ہے۔ لیکن افسوس کی بات تو یہ ہے کہ انسان کو دولت۔ علم نسب اور اقتدار اس دھوکہ میں ڈال دیتے ہیں کہ وہ دوسروں سے زیادہ معزز ہے اسے ان پر فوقیت حاصل ہے۔ اسی وجہ سے وہ عُجب اور پندار میں گرفتار ہو کر انسانیت سے گر جاتا ہے۔ نہ وہ بڑوں کا ادب کرتا ہے اور نہ کسی سے تواضع سے پیش آتا ہے۔ اسی لئے وہ تمام بھلائیوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ پس اگر کسی نے روحانی بلندی حاصل کر کے دنیا میں کامیاب زندگی گذارنی ہو۔ تو وہ بزرگوں کا ادب کرنا سیکھے۔ کیونکہ ان کی دعاؤں سے فیضان کے دروازے کھلتے ہیں اور وہ اپنے رب کی عنایات کا مورد بنتا ہے۔ خلیفہ وقت۔ ماں۔ باپ۔ سلسلہ کے علماء دیگر بزرگان بوڑھے مستحق ہیں۔ جن کا ادب اور احترام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم خواجہ ثناء اللہ صاحب کا ذکر خیر

مکرم مولوی محمد اسد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ مقیم گلگت

مکرم خواجہ ثناء اللہ صاحب سابق بانڈی پورہ (مقبوضہ کشمیر) حال گلگت (پاکستان) ۲۶ جولائی ۱۹۷۵ء کو وفات پاکر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کی عمر ۶۵ سال تھی۔

مرحوم نے مدت تک بانڈی پورہ میں جماعت کے صدر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ انقلاب ۱۹۴۷ء میں آپ بانڈی پورہ میں پہلے پاکستانی تھے جنہوں نے پاکستانی جھنڈا اپنے مکان پر لہرایا۔ کٹر پاکستانی ہونے کی وجہ سے مدت تک مقبوضہ کشمیر کی جیل میں بھی رہے۔ اس کے علاوہ دراز کی کا ایک بڑا سٹاک جس کی قیمت ایک لاکھ ۲۰ ہزار تھی۔ گورنمنٹ کشمیر نے آپ سے ضبط کیا علاقہ جات تزہ گام اور لولاب میں لکڑی اور فارسٹ کے خاص ٹھیکیدار تھے اور فارسٹ کی لکڑی کا بیوپار کا کام بھی تھا۔ انقلاب کے باعث ان ٹھیکوں میں آپ کو کئی نقصانات ہوئے۔ جنہیں خندہ پیشانی اور صبر و شکر سے برداشت کیا ۱۹۴۹ء میں مقبوضہ کشمیر کی حکومت کے مسلسل وارنٹوں اور اہل محلہ کے تنگ ہونے کی وجہ سے آپ نے پاکستان کی طرف ہجرت کی اور ڈپٹی منسٹری سے اجازت لیکر ۲ دسمبر ۱۹۴۹ء کو گلگت میں آئے جہاں آپ کے پیشرو بزرگ خواجہ عبداللہ جو خواجہ عبدالغنی جو۔ خواجہ عبدالغفار جو اور خواجہ غلام محمد جو بھی سلسلہ کاروبار رہ چکے تھے۔ آپ کے ان خاندانی بزرگوں میں سے خواجہ عبداللہ جو، مرحوم کے والد اور خواجہ عبدالغنی و خواجہ عبدالغفار جو آپ کے چچا اور خواجہ غلام محمد جو، جو ابھی کشمیر میں بقید حیات ہیں آپ کے بھائی تھے۔ ان بزرگوں کے اخلاق، دیانت راست گوئی۔ تقویٰ اور بے لوث خدمات کشمیر سے لے کر گلگت تک کے سرکاری و عوامی دونوں حلقوں میں مسلّم اور زبان زد ہیں۔ خواجہ ثناء اللہ مرحوم نے اپنے ان خاندانی بزرگوں کے کاروبار اور ملی خدمات کے سلسلہ کو جاری رکھا۔

۱۹۶۹ء میں کشمیر ہائیکورٹ میں خواجہ ثناء اللہ مرحوم کی اراضی کا جھوٹا مقدمہ آپ کے ایک رشتہ دار نے دائر کر دیا تھا۔ ان دنوں خواجہ صاحب مرحوم جلاوطن ہو کر جا چکے تھے۔ جب ہائیکورٹ کے ہندو جج کو پتہ چلا کہ یہ اراضی خواجہ ثناء اللہ (احمدی) کی ہے جو جلاوطن ہو چکا ہے تو جج نے کہا مجھے یقین نہیں ہے کہ اس خاندان کا آدمی کبھی جھوٹ بولے۔ چنانچہ ہائی کورٹ نے بغیر کسی دلیل کے باوجود اسکے کہ فریق مخالف کے دو جوڈی کے۔ وکیل کیس لڑ رہے تھے کیس ڈسمس کر دیا۔

پاکستان میں آکر ۷ دسمبر ۱۹۴۹ء کو آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ملاقات کی غرض سے ربوہ گئے ان دنوں ربوہ میں ریلوے کا پلیٹ فارم ابھی تک نہیں بنا تھا۔ جس کی وجہ سے ذیل کے حادثہ میں آپ کی ایک ٹانگ کٹ کر ضائع ہو گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو پتہ لگا تو آپ نے فوری طور پر میٹنگ بلوا کر فیصلہ کیا کہ خواجہ صاحب کو لاہور کے میو ہسپتال میں داخل کرکے علاج کرایا جائے چنانچہ حضرت صاحب اپنی خاص کار میں اپنے ذاتی ڈاکٹر محمد سمیع اللہ صاحب کو ہمراہ کرکے آپ کو میو ہسپتال لاہور میں داخل کرا دیا

خواجہ صاحب کی ٹانگ کٹ جانے کی وجہ سے کافی خون بہہ نکلا تھا۔ اسلئے آپ کو خون دیا گیا۔ ہفتہ کے بعد آپ کو جب دوبارہ خون کی ضرورت پڑی تو ہسپتال والوں نے خون دینے سے انکار کر دیا۔ اس اثنا میں چوہدری اسد اللہ خان صاحب برادر چوہدری محمد ظفر اللہ خان امیر جماعت احمدیہ لاہور نے مسجد احمدیہ لاہور میں اعلان کر دیا کہ خواجہ ثناء اللہ صاحب بستر مرگ پر ہیں۔ انہیں خون کی ضرورت ہے۔ خدام الاحمدیہ ان کے لئے خون پیش کریں اس اعلان پر پہلے چالیس خدام نے ہسپتال میں جا کر مرحوم کے لئے اپنے بدن سے خون دیا اور اس کے بعد دوبارہ خدام کی دوسری پارٹی نے بھی اپنے بدن سے خون دے دیا اور خون کی کافی مقدار جمع ہو گئی۔ یہاں تک کہ زائد خون بلڈ بنک میں جمع کرا دیا گیا۔ بلڈ بنک نے اس خون کا معاوضہ دینا چاہا۔ مگر جماعت احمدیہ نے فی سبیل اللہ قوم کے لئے اسے وقف کر دیا۔ اور کوئی معاوضہ وصول نہیں کیا۔

احمدی نوجوانوں کے اس ایثار پر ہسپتال کے ڈاکٹر اور عملہ اور دیگر مریض حیران تھے کہ احمدیوں میں خدمت خلق اور ایثار کا کتنا جذبہ ہے اس کے بعد ڈاکٹروں کی توجہ بھی خواجہ صاحب کی طرف خاص طور پر منعطف ہوئی ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب نے ان دنوں مرحوم کی بڑی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ خواجہ صاحب مرحوم بیان کرتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے میری مصنوعی ٹانگ بنوانے اور پھل وغیرہ کے لئے مبلغ چار سو روپیہ بھیجا۔ اس کے علاوہ میرے لڑکے عنایت اللہ صاحب خالد کا وظیفہ بھی تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں منظور کیا اور وہ یہاں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ حضرت صاحب خود آپ کی نگرانی کرتے رہے اور بورڈنگ اور کتابوں، خوراک وغیرہ کے تمام اخراجات برداشت کرتے رہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) جو ان دنوں کالج کے پرنسپل تھے آپ کے استاد رہے آجکل خالد صاحب گورنمنٹ کالج گلگت بطور سینئر لیکچرار اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

خواجہ صاحب مرحوم کی ایک بیوی مقبوضہ کشمیر میں بقید حیات ہے۔ پہلی بیوی وفات پا چکی ہے۔ آپ کا ایک لڑکا ظفر اللہ اور ایک لڑکی مسعودہ مقبوضہ کشمیر میں شادی شدہ ہیں۔ یہ لوگ ۱۹۶۹ء سے خواجہ صاحب مرحوم کی کشمیر میں واپسی کا انتظار کر رہے تھے اور خواجہ صاحب بھی کشمیر جانے کے لئے راستے کھلنے کے انتظار میں گھڑیاں گذار رہے تھے کہ آپ کا وقت مقرر آ چکا۔

مرحوم کو گلگت میں مسجد احمدیہ کا اندرونی حصہ مکمل کرنے کا بھی موقعہ ملا اور اس کی جائداد کی بھی بیماری سے قبل تک نگرانی کرتے رہے

مرحوم اپنے خاندان میں ممتاز حیثیت کے مالک تھے بارعب دلیر جسیم وجیہہ قدآور اور طاقتور تھے مخالفت کے باوجود کسی کو آپ کے سامنے گستاخی کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ اپنے خاندان میں آپ کو "شیر دل" کا خطاب بھی دیا گیا تھا۔ پاکستان اور حق کی راہ میں مصائب اور نقصانات کو صبر و استقامت شکر و استغفار۔ بردباری اور جرأت سے خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ نڈر صاف گو متین۔ مدلل گفتگو کرنے والے۔ عالی دماغ اشاعت حق کے متمنی اور احمدیت کے لئے بہت غیرتمند تھے۔ گلگت میں درجنوں بچوں کو بلا امتیاز قرآن شریف پڑھاتے رہے۔ ظریف۔ ہنس مکھ اور بچوں سے بہت پیار کرنے والے تھے۔ اپنے طبی تجربات سے بلا معاوضہ دوسروں کو فائدہ پہنچاتے تھے آخر دم تک نماز پڑھتے رہے وفات کی رات بھی کانپتے ہاتھوں سے چارپائی پر لیٹے لیٹے بحالت غنودگی تیمم کرکے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھ لیتے تھے اور روح کی پرواز تک ہوش و حواس قائم رہے۔

خاکسار سے الفضل سنتے تھے اور مرکز کی خبریں پوچھتے رہتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھے آپ کی آمد اور موجودگی سے دل کو سکون حاصل ہوتا ہے۔ آپ کے بارے میں ۱۹۷۴ء کے فسادات میں اعلان کیا گیا تھا کہ آپ نے احمدیت چھوڑ کر سنی مسلک اختیار کیا ہے دوسرے دن سنی فرقہ کے بعض لوگ آپ کے پاس مبارکباد دینے کے لئے آئے آپ نے جب مبارکبادی کی وجہ معلوم کی تو جلال میں آکر کہا کہ یہ غلط ہے میں بدستور احمدی ہوں تین ہفتہ وفات سے قبل بعض سنی واقفکاروں نے آپ سے پھر آپ کے مسلک اور جنازہ کے بارے میں پوچھا آپ نے ہاتھ کی مٹھی دکھا کر سمجھایا کہ میں چٹان کی طرح احمدیت پر قائم ہوں میرا جنازہ محمد اسد اللہ قریشی مربی و مبلغ جماعت احمدیہ حال گلگت پڑھائیں گے آپ کے پاس آپ کے ایک سنی رشتہ دار نے کہا کہ خواجہ صاحب! آپ کو یہاں پر قبر کے لئے جگہ نہیں ملے گی تو مرحوم نے کہا کہ مجھے مسجد احمدیہ کے احاطہ میں دفن کیا جائے۔ وفات کے بعد مرحوم کے بیٹے عنایت اللہ خالد نے کہا ہے۔ میں آپ کی وصیت ہر صورت میں پوری کروں گا کچھ بھی ہو مقامی کشمیری برادری نے آپ سے اور جماعت سے تعاون کیا نتیجہ یہ ہوا کہ خواجہ صاحب کی وصیت کے مطابق جنازہ احمدیوں نے پڑھا اور پرسکون ماحول میں احاطہ مسجد احمدیہ میں مرحوم کی تدفین عمل میں آئی۔ مقامی حکومت سے جماعت احمدیہ کے علیحدہ قبرستان کے لئے قطعہ اراضی کی الاٹمنٹ کی درخواست کی گئی تھی مگر اسکی باقاعدہ نشاندہی سے قبل ہی خواجہ صاحب کی وفات ہو گئی اسلئے

(باقی دیکھیں)

(بقیہ ص ۳)

کے لئے خاص طور پر زور دیا گیا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ جب تک انسان ادب اور تواضع۔ نیستی اور تذلل کو اختیار کرکے خدا کی راہ میں خاک نہیں ہو جاتا حریم جلال تک رسائی ناممکن ہے

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر ہمیشہ یاد رکھو اور اسی پر عمل کرو کہ یہی صراط مستقیم ہے ؎

بکر سے نہیں ملتا وہ دلدار
ملے جو خاک میں اسکو ملے یار
پسند آتی ہے اسکو خاکساری
تذلل ہے رہ درگاہ باری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب قرآن کریم کے شغل میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں

۱- سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں ...... اس وقت قرآن کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے - اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہیں سکتی ۔" (اخبار الحکم ۱۷ر اکتوبر ۱۹۰۰ء)

۲- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا :-

"قرآن کریم پڑھا کرو - آخر وہ بھی خدا کی ایک چٹھی ہے ۔" (اخبار الحکم ۲۶ر مارچ ۱۹۰۸ء)

۳- سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :-

"میرے نزدیک جو شخص قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتا وہ حقیقی مسلمان نہیں۔ جب اس کا پتہ ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ نے کیا کہا ہے تو وہ اس پر عمل کیسے کرے گا۔ یہ غلط ہے کہ صرف نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ہی قرآنی احکام ہیں۔ انکے علاوہ اور ہزاروں احکام سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے ۔" (الفضل ۱۳ر اکتوبر ۱۹۴۰ء)

۴- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے :-

"وہ غرض جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے صرف قرآن کریم کے پڑھنے، سمجھنے، اس سے فیض حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے ۔" (الفضل ۲۳ر فروری ۱۹۶۶ء)

ان قیمتی ارشادات کی روشنی میں احباب اپنا فرض پہچانیں۔ قرآن مجید کا پڑھنا اس کا ترجمہ جاننا اور اس کے احکام پر عمل کرنا ہر احمدی مسلمان کا فرض ہے۔ خود بھی قرآن مجید پڑھیں اور اپنے اہل و عیال کو بھی پڑھائیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد - تعلیم القرآن)

مجلس مشاورت سے پہلے چندہ تحریک جدید کی ادائیگی

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ پاکستان سے درخواست ہے کہ وہ اپنا بجٹ مجلس مشاورت (۲۶ر مارچ ۱۹۷۶ء) سے پہلے پورا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے مرکز میں آنے سے پہلے نمائندگان مقامی طور پر وعدہ جات و ادائیگی چندہ تحریک جدید کا محاسبہ فرما کر تشریف لائیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مرکزی تربیتی کلاس
تربیت کا اہم موقع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۶ر اپریل تا ۲۹ر اپریل ۱۹۷۶ء ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اپنی مجلس سے زیادہ سے زیادہ نمائندگان تربیتی کلاس میں شامل کریں اور اس اہم تربیتی موقع سے فائدہ اُٹھائیں۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

بتیسواں ۳۲ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام کا بتیسواں سالانہ اجتماع ۱۸ر اپریل ۱۹۷۶ء بروز اتوار ایک دن کے لئے مرکزِ سلسلہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری تصحیح

یکم مارچ کے الفضل کے صفحہ ۵ پر فہرست "عطیہ دہندگان امداد طلبہ" کے اُوپر والے نوٹ کے نیچے ارسال کنندہ کا عہدہ سہواً غلط شائع ہو گیا ہے۔ اصل عہدہ "نگران امداد طلبہ" ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

جامعہ نصرت ربوہ کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات مورخہ ۱۵ر مارچ ۱۹۷۶ء بوقت ۱۰ بجے صبح لجنہ ہال میں منعقد ہوگا۔ تمام ڈگری لینے والی طالبات ۱۴ر مارچ کو بوقت ۴ بجے تمام ریہرسل کے لئے کالج میں پہنچ جائیں۔ جو طالبہ ریہرسل میں شامل نہ ہوگی اسے اگلے روز ڈگری نہیں دی جائے گی۔

وہ طالبات جنہوں نے گاؤن اور ہڈز کالج سے لینے ہوں وہ ۸ر مارچ تک ہمیں اطلاع دیں تاکہ مطلوبہ تعداد کے مطابق بندوبست کیا جا سکے۔ لیٹ اطلاع دینے والوں کو گاؤن مہیا نہیں کئے جائیں گے۔

۱۵ر مارچ کو ۴ بجے سہ پہر مجلس طالباتِ قدیم کی سالانہ تقریب بھی جامعہ نصرت میں منعقد ہوگی۔ (پرنسپل)

یوم مصلح موعود کی تقریب پر جماعتہائے احمدیہ کے جلسے

۲۰ر فروری کو مختلف جماعتوں نے یوم مصلح موعود بڑی شان و شوکت سے اپنی سابقہ روایات کے ساتھ منایا۔ اس موقع پر پیشگوئی مصلح موعود کی وضاحت کی گئی۔ آپ کی یاد میں منظوم کلام بھی خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا گیا۔ مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے جلسہ مصلح موعود منانے کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں :-

دوالمیال - سانگھڑ - مریدکے - ڈوہڑی سیمنٹ ورکس - سانگلہ ہل - جھنگ صدر - سکھر - باباڑہ - گڈو کشمور - شکارپور - لیہ - کھاریاں - سیالکوٹ شہر - باندھی شہر - گوٹھ شیر احمد - بشیر آباد - چک چھٹہ - دنیاپور - بدوملہی - چک ۳۲ جنوبی ضلع سرگودھا - بیدیانوالہ ضلع لائلپور - گوجرانوالہ شہر - گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔

لجنہ اماء اللہ مسن باڈہ (سندھ)
" " ملتان
" " شیخ پور وڑائچ ضلع گجرات

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پاکستان نیوی "N" کیڈٹ سکیم - مفت تعلیم HSC تک

ایسے امیدوار جن کی عمر ۱۰ر مارچ ۱۹۷۶ء کو ۱۵ تا ۱۷ سال ہو اور SSC یا اس کے برابر اوّل دوم درجہ تک تعلیم ہو ۱۰ر مارچ ۱۹۷۶ء تک مقررہ فارموں پر درخواستیں نیول ہیڈکوارٹرز (ایجوکیشن ڈائریکٹوریٹ) کراچی کو بھیجدیں۔ مقررہ فارم ڈائریکٹر نیول ایجوکیشن سروسز نیول ہیڈکوارٹرز کراچی / ایگزیکٹو آفیسر نیول ہیڈکوارٹرز اسلام آباد / ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈس سے حاصل کریں۔

دیگر کوائف کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۰ر فروری ۱۹۷۶ء صفحہ ۶ کالم ۳، ۴۔

(ناظر تعلیم)

خواجہ ثناء اللہ صاحب مرحوم (بقیہ صفحہ ۱)

مرحوم کے لئے بکس بنوایا گیا اور بکس میں سرِدست امانتاً دفن کیا گیا ہے۔

بیماری کے ایام میں بیٹے کے علاوہ مرحوم کی بہو اور بہو کے والد مکرم عبدالرحمٰن صاحب وغیرہم کو آپ کی خدمت کا موقعہ ملا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان سب احباب کو جنہوں نے پردیس میں مرحوم کی خدمت کی جزائے خیر دے اور ان غیر از جماعت احباب کو بھی جزائے خیر دے جنہوں نے آپ کی تجہیز و تکفین اور تدفین وغیرہ کے کاموں میں امداد کی۔

مرحوم نے اپنے بیٹے عنایت اللہ صاحب خالد کے بارے میں بھی وصیت کی کہ انہیں میری آخری نصیحت یہ ہے کہ وہ احمدیت کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔

اللہ تعالیٰ خالد صاحب اور دیگر لواحقین کو مرحوم کی نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھٹی صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

حضرت امام فخرالدین رازی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت امام فخرالدین رازیؒ (ولادت ۵۴۴ھ/۱۱۵۰ء وفات ۶۰۶ھ/۱۲۱۰ء) دنیائے اسلام کے شہرہ آفاق متکلم اور ممتاز مفسّرِ قرآن گذرے ہیں۔ آپ کی رقم فرمودہ تفسیر کبیر اپنی نظیر آپ ہے۔ اس لاجواب تالیف میں جو رہتی دنیا تک یادگار رہے گی آپ نے مقامِ ختمِ نبوت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے:-

"فالعقل خاتم الکل والخاتم یجب ان یکون افضل الاتری ان رسولنا صلّی اللہ علیہ وسلم لما کان خاتم النّبیّین کان افضل الانبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسلام والانسان لما کان خاتم المخلوقات الجسمانیۃ کان افضلھا فکذالک العقل لما کان خاتم الخلع الفائضۃ من حضرۃ ذی الجلال کان افضل الخلع واکملھا۔" (تفسیر کبیر امام رازی جلد ۶ صفحہ ۳۱)

ترجمہ:- اور عقل تمام خلعتوں کی خاتم ہے اور خاتم کے لئے واجب ہے کہ وہ افضل ہو۔ دیکھو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیّین ہوئے تو سب نبیوں سے افضل قرار پائے اور انسان جسمانی مخلوقات کا خاتم قرار پانے کے باعث سب سے افضل ٹھہرا۔ اسی طرح عقل جب ان خلعتوں کی خاتم ہے تو ضرور ہے کہ وہ ان سب سے افضل و اکمل ہو۔

نمایاں کامیابی

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک طالب علم احسان الحق پرویز نے گورنمنٹ کالج چشتیاں میں ہونے والی کل پاکستان بین الکلیاتی مقابلے میں سیرت کانفرنس میں حصہ لیا اور "خاتم النّبیّین قبل از نبوت" کے موضوع پر تقریر کرکے دوسری پوزیشن حاصل کی۔

(صدر سٹوڈنٹس یونین تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

درخواستہائے دُعا

(۱) مکرم قریشی محمد اکرم صاحب آف حافظ آباد بہت بیمار ہیں انہیں علاج کے لئے یونائیٹڈ کرسچین ہسپتال لاہور میں داخل کرایا گیا ہے۔ بیماری کی ابھی تک تشخیص نہیں ہو سکی۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(محمد اشرف ممتاز مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ حافظ آباد)

(۲) خاکسار کی بھتیجی راشدہ احمد بنت چوہدری احمد علی صاحب چند روز سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے۔

(ارشد علی شہزاد۔ موضع شہزادہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

(۳) میرے اباجان ماسٹر رشید احمد صاحب ریٹائرڈ ٹیچر چونڈہ ضلع سیالکوٹ چند دنوں سے بیمار ہیں۔ خون میں شکر بھی معمول سے زیادہ ہو گئی تھی۔ اب پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب جماعت سے مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد۔ ۲۔ رتن باغ۔ لاہور)

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ
تشحیذ الاذہان

جیسے بڑے بھی پڑھ کر محظوظ ہوتے ہیں پاکستان بھر میں یہ رسالہ اپنے مضامین اور معیار کے اعتبار سے ممتاز اور منفرد ہے۔ ماہِ مارچ کا شمارہ انشاء اللہ ۵ مارچ کو پوسٹ کیا جائے گا۔ خریداری قبول فرماکر استفادہ فرمائیں۔ سالانہ چندہ: دس روپے صرف

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

منظوری انتخاب صدر و نائب صدر مجلس موصیان جماعتہائے احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے صدر و نائب صدر مجلس موصیان کی منظوری تا ۳۰-۴-۷۸ عطا فرمائی ہے احباب نوٹ فرمالیں۔ صدر موصیان سیکرٹری وصایا بھی ہوگا۔ (ناظر اعلیٰ)

نام جماعت	نام منتخب شدہ صدر موصیان	وصیت نمبر	نام منتخب شدہ نائب صدر	وصیت نمبر
چک ۲۷۵ ب کا چیلو نصر پاکر	-	-	محترمہ خورشید بیگم صاحبہ	۱۸۸۸۶
بوریوالہ ضلع ملتان	مکرم مستری عبدالعزیز صاحب	۱۹۰۰۶	-	-
محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ	؍؍ مرزا عبدالسمیع صاحب	۱۱۴۳۵	-	-
سمن آباد لاہور	؍؍ میاں محمد رفیق صاحب	۳۶۳۰	-	-
جماعت بہاولپور	؍؍ چوہدری محمد سلیم احمد اختر صاحب	۱۹۹۷۰	-	-
فیکٹری ایریا ربوہ	؍؍ عبداللطیف صاحب اوورسیئر	۶۷۰۰	-	-
ٹیکسلا	-	-	محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ	۱۵۵۷۴
چک ۸۹ ج ب لائلپور	؍؍ ماسٹر رحمت اللہ صاحب	۲۱۲۱۶	-	-
محلہ دارالرحمت غربی ربوہ	؍؍ شیخ عبدالرحمٰن صاحب	۱۴۳۳۸	-	-

ضرورت مند حضرات متوجہ ہوں

ہمیں دو تجربہ کار ٹن سمتھ احمدی کاریگروں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی وساطت سے رابطہ قائم کریں۔

میاں بھائی آٹو سٹور۔ ۱۰ منٹگمری روڈ۔ لاہور
ٹیلیفون نمبر ۳۱۱۴۶۳

میموریل فوٹو سروس ربوہ

آٹھویں سالانہ رعائت شروع ہے
یکم مارچ سے ۱۰ مارچ تک
پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی
ہم اپنے کرمفرماؤں کی خدمت میں آپ کی دکان کی آٹھویں سالگرہ کے موقع پر خصوصی رعائت کا اعلان کرتے ہیں۔
رعائت کیا ہے دکان پر تشریف لاکر معلوم کریں؟
آپ کی دکان
میموریل ربوہ

ضروری اعلان

ایک عدد گھڑی یکم مارچ ۱۹۷۶ء کو فیکٹری ایریا ربوہ میں گم ہو گئی ہے اگر کسی دوست کو ملے تو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر دس روپے انعام حاصل کریں۔
صداقت الرحمٰن
ظفر منزل فیکٹری ایریا۔ ربوہ

ضرورت باورچی

ربوہ میں رہائش کے خواہشمند باورچی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت رہائش کے لئے کوارٹر۔ درخواستیں ایم۔ احمد معرفت الفضل بھجوائی جائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴